سید یونس الحسنی

اے عبدِ کلام، تیرا ایسا کلام!

گزشتہ دنوں جمہوریہ ہند کے صدر اور ایٹمی سائنسدان عبدالکلام نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ایسی باتیں کہی ہیں جو ہر بھارتی حکومت مدت مدید سے کہتی رہی ہے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ واجپائی، ایڈوانی اور بال ٹھاکرے کی بدروحیں ان میں حلول کرگئی ہیں اور ساتھ ہی اس مثلث کی غوزیں اڑانے کی عادت قبیح بھی ان کے رگ و پے میں سما گئی ہے۔ نظر بہ ظاہر ایک قاصر ہمت کفش بردار ایسے تیکھے ٹیڑھے الفاظ کہنے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی قابو چی نے یہ تقریر لکھی اور میاں مٹھو نے دہرا دی۔ ملاحظہ فرمایئے:

> ''پاکستان نے سرحد پار دہشت گردی ختم کرنے سے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کی ہیں بلکہ وہ سفارتی روایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھارت میں اپنے سفارت خانے کے ذریعے مجاہد گروپوں کو سرمایہ فراہم کر رہا ہے۔ اس نے دوستانہ تعلقات کے قیام کے لیے تمام بھارتی اقدامات کا نفرت سے جواب دیا ہے۔ اب بھی سرحد پار شدت پسندوں کے تربیتی کیمپ قائم ہیں اور ان کی مالی اعانت جاری ہے۔ بنگلہ دیش میں پاکستانی خفیہ ادارہ آئی ایس آئی بھارت دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ اس لیے بھارت پاکستان کے ساتھ مذاکرات شروع نہیں کرسکتا۔''

ہم بر بنائے دیانت سمجھتے ہیں کہ صدر جمہوریہ کو انتہائی غور و پرداخت کے بعد گفتگو کرنا چاہیے تھی، اس کی پشت پناہی میں وہ سب کچھ کہہ گئے جو انہیں زیب نہیں دیتا۔ یوں بھی یہ معاملہ صداقت کی بو باس سے بالکل عاری ہے۔ تاریخی شہادت کے تحت کنٹرول لائن کوئی مسلمہ انٹرنیشنل باؤنڈری لائن نہیں بلکہ جنگ بندی لائن ہے۔ اس کے دونوں اطراف کے باسی بھی اسے مستقل سرحد تسلیم نہیں کرتے۔ منقسم خاندان باہم ملاقاتوں کے لیے مختلف راستوں سے آتے جاتے رہتے ہیں، جنہیں روکنے کا کوئی اخلاقی جواز موجود نہیں۔ مقبوضہ کشمیر کی متنازع حیثیت بین الاقوامی برادری تسلیم کرتی ہے۔ اقوام متحدہ کا ادارہ مختلف قراردادیں منظور کرچکا ہے کہ اہل کشمیر کی قسمت کا فیصلہ خود وہاں کے عوام استصواب رائے کے ذریعے کریں گے، اس لیے خط متارکہ جنگ کے اس طرف اور اس پار یو این مبصرین موجود ہیں۔ جو پورے خطے پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ خود بھارت نے یہ عہد کیا تھا کہ مسلمانان کشمیر کو حق خودارادیت دیا جائے گا۔ نصف صدی بیت گئی، انڈیا بار بار کی یاددہانیوں کے باوصف غاور بنا رہا۔ پھر تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق وارثان کشمیر نے مسلح مزاحمت شروع کردی۔ تقریباً ایک لاکھ مسلمان کشمیر بپاس حریت کا نذرانہ پیش کرچکے ہیں مگر ان کے جذب وجنوں میں کمی نہیں آئی۔ البتہ

بھارت اپنی افواج کے گھونگھٹ اٹھانے سے غصے کا بھوت ہو گیا ہے۔نوبت بہ ایں جارسید کہ نام کے مسلمان صدر ہند کو بھی اندازِ جہاں بانی کی پہچان نہیں رہی۔ان کے خطاب میں مظلوموں کے لیے کوئی استبشار نہیں' استکبار ضرور جھلکتا ہے۔پاکستان پر دہشت گردی ختم کرنے سے متعلق ذمہ داریاں پوری نہ کرنے کا جو الزام انہوں نے دہرایا ہے' روسی صدر پیوٹن کئی بار لگا چکے ہیں۔خارجہ پالیسی میں بھارت کو سردست ایک کامیابی ملی ہے کہ امریکہ، برطانیہ، بھارت اس سلسلے میں اس کے ہم نوا ہو کر وہی راگ الاپ رہے ہیں۔ایسا عموماً ہوتا رہتا ہے کہ کوئی بڑی کامیابی نہیں بعض مجبوریوں کے تحت وہ پرانے موقف سے گریزاں نظر آتے ہیں' دستبردار نہیں ہوئے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے' وہ کشمیریوں کی تحریک آزادی میں ان کی معاونت کا مکلّف ہے اور یہاں مقیم لاکھوں کشمیری اور کروڑوں پاکستانی ان کی پشت پر ہیں' اسی پس منظر میں جموں وکشمیر کی آزاد حکومت کے صدر سردار محمد انور اور وزیر اعظم سردار سکندر حیات خان دوٹوک اعلان کر چکے ہیں کہ وہ کسی مصنوعی حد بندی کو تسلیم نہیں کرتے جو کشمیریوں کی آمد و رفت میں خلل ڈالے اور آزادی کشمیر کے بیس کیمپ کی حیثیت مجروح کرے۔ویسے بھی دہشت گردی اور جہاد حریت میں بعد المشرقین ہے' دہشت گردی ختم کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جہاد کشمیر میں رکاوٹ ڈال کر کشمیریوں کی جان اور عصمتوں کی قربانیوں کو بے قدر کر کے انہیں لاوارث چھوڑ دیا جائے اور غاصب بھارتیوں کو من مانیوں کے لیے کھلا موقع دے دیا جائے۔غیر جانبداری کے ساتھ بنظر تعمق جائزہ لیا جائے تو دہشت گردی کا لفظ بھارتی رویے پر صادق آتا ہے۔ بھارتی افواج نے کشمیریوں میں خوف و ہراس اور وحشت ناک کیفیات پیدا کر رکھی ہیں، نہتے لوگوں کو گھروں سے نکال کر گولیوں کی باڑھ پر رکھا جاتا ہے۔معصوم خواتین کو بے حرمت کیا جاتا ہے، ان کے گھر تباہ کئے جاتے ہیں، ان کا مال و اسباب لوٹ لیا جاتا ہے، وہ بے خانماں برباد اس ستم کیشی پر جابہ جا مرثیہ خوانی کرتے پھرتے ہیں۔ایک عرصے سے ان کی معیشت تنگ کر دی گئی ہے وہ قوت لایموت کو بھی ترستے اور صبح آزادی کے لیے بھی حد درجہ بے کل ہوتے جاتے ہیں مگر بھارتی افواج نے غارت گردی کا بازار گرم رکھا ہے، انہیں اپنے بنیادی حق آزادی سے بالجبر محروم رکھا جا رہا ہے، ان سے جینے کی امنگ چھینی جا رہی ہے، پوری سرزمین کشمیر جو جنت فشاں مشہور تھی' خون کے آنسو رو رہی ہے۔وہاں دن رات بارود کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔لوگوں کو بے موت مارا جا رہا ہے، کیا یہ دہشت گردی کی انتہا نہیں؟ سب سے بڑا دہشت گرد اور غارت گر انسانیت تو خود بھارت اور اس کے انسان دشمن حکمران ہیں، یہ تو ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' والی بات ہوئی۔جو ملک یہ ننگ انسانیت ڈرامہ اسٹیج کرنے میں مگن ہے' وہ قانون و انسان دوست کہلائے جو اس باؤلے کا راستہ روکے۔چھاجوں گولیاں برسانے والے کو روکے، چھاتی پر چڑھ کر ڈھائی چلو لہو پینے والے کی مزاحمت کرے، خود چھچھوں میں وقت گزارنے اور لوگوں کو چونی بھوسی کھلانے والے کا بازو مروڑے' وہ پکا دہشت گرد قرار پائے۔

یہ بھلا کون سا عدل وانصاف ہے، جس پر بھارتی وزیراعظم اور صدر اٹھتے بیٹھتے پھرتے اور پاکستان کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔ مزہ تو جب ہے کہ عالمی میڈیا کے نمائندگان کو مقبوضہ جموں وکشمیر کا دورہ کرنے کی اجازت دی جائے، وہ بچشم خود تمام غلط وصحیح حالات و واقعات کا مشاہدہ کریں اور بے رورعایت اپنی رپورٹ دنیا کے سامنے پیش کریں، ایمنسٹی انٹرنیشنل کے کارپردازوں کو اس وادیٔ آتش بار میں جانے دیا جائے کہ وہ بھی خفی وجلی حقائق کا اندازہ کرسکیں لیکن بھارت ایسا کبھی نہیں کرتا اور نہ ہی کرے گا۔ یہ تو اس کی رسوائی کا باعث ہے، اسے معلوم ہے کہ انمٹ سچائیاں عیاں ہو کر اس کے دوستوں کی جبیں بھی خاک آلود کردیں گی اور وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا۔

آہ! اے عبدکلام، تیرا ایسا کلام! جسے تو خود بھی نہیں سمجھ پایا، اس سے بدبو کے بھبکے اٹھتے ہیں اور دل ودماغ کو مکدر کرتے ہیں، جب سے اٹل بہاری واجپائی لال کرشن ایڈوانی اور بال ٹھاکرے کا حاشیہ بردار بنا ہے، تیری انسانیت نوازی غائب ہوگئی ہے، ویسے اتنی بات تم خود بھی سمجھتے ہو کہ بھارت کی پیش کردہ شرائط کس قدر رسوا کن ہیں، پاکستان اگر جہاد کشمیر کے خاتمے میں تمہاری مدد کرے تو خود اپنے وجود کا جواز ہی کھو بیٹھتا ہے مگر وہ ہرگز یہ رسک نہیں لے سکتا، کشمیر پاکستان کی شہہ رگ ہے اس پر بزور قابض ہونے والا ہی اصل دہشت گرد ہے، جس سے پوری انسانیت کی آبرومندی معرض خطر میں ہے۔ پاکستان سے غلط توقعات وابستہ کرنا بھارتی بزرجمہروں کی غلط فہمی ہے، اس لیے وہ سب الزامات بھی لغو ہیں، یہ تو چوہے کا بل ڈھونڈنے کی حیلہ گری ہے کہ مذاکرات سے انکار کیا جارہا ہے۔ خود نفرتوں کے انگارے پھیلا کر دوسروں سے محبتوں کی آس لگانا قرین دانش نہیں۔ مل بیٹھنے کی چاہت اب ہمیں بالکل نہیں رہی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر سے غاصب فوج کو فی الفور واپس بلا کر استصواب رائے کی داغ بیل ڈالی جائے، حالانکہ تحریک حریت کی شدت ہی کھلا اور اٹل ریفرنڈم ہے۔ لوگ بھارت سے الحاق بالجبر کے خلاف ہیں۔ مجموعی فیصلہ صادر کرچکے ہیں تاہم بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بھارتی انکار کی صورت میں اقوام متحدہ یہاں بھی مشرقی تیمور کی تاریخ دہرائے تاکہ حق داروں کو ان کا پیدائشی حق مل سکے۔

سلیم الیکٹرونکس

ڈاؤلینس ریفریجریٹر کے بااختیار ڈیلر

حسین آگاہی روڈ۔ ملتان فون: 061-512338